سجدۂ بندگی

آغا اشرف

گول کنڈہ کے قلعہ کا محاصرہ جاری تھا۔سینکڑوں سال پرانا یہ قلعہ بہت مضبوط تھا۔تانا شاہ کی فوجیں قلعے کی بلند فصیلوں سے اورنگ زیب عالمگیر کی فوجوں پر تیروں کی بوچھاڑ کر رہی تھیں۔ مگر اورنگ زیب کا لشکر ایمان کی قوت کے زور پر تیروں کی بارش میں بھی سکون واطمینان سے محاصرہ جاری رکھے ہوئے تھا۔ تیر چلانے والے سوچ رہے تھے کہ یہ کیسے انسان ہیں جو نہ تیروں سے خوفزدہ ہیں اور نہ خون میں نہانے سے ڈرتے ہیں۔

فتح کا لمحہ قریب آ پہنچا۔اورنگ زیب کی فوجیں آہنی پھاٹکوں کو چیر کر قلعہ کی چوٹیوں تک پہنچنے والی تھیں۔ بہت بڑی کامیابی سامنے تھی۔ بہت زیادہ مال ودولت ملنے والا تھا کہ اچانک اذان دینے والے نے آواز بلند کی: ''اللہ اکبر''۔ اللہ ہی سب سے بڑا ہے۔ حی علی الصلاۃ، حی علی الفلاح۔نماز کی طرف آؤ۔ کامیابی کی طرف آؤ۔لشکر نے آواز سنی تو سپاہی اس آواز کی طرف دوڑنے لگے۔عین اُس وقت جب ان کی ہفتوں کی محنت کامیاب ہونے والی تھی، جب قلعہ اور قلعہ والے ان کی غلامی میں آنے والے تھے، اللہ کے یہ بندے اللہ کی غلامی کا اعلان کرنے کے لیے نماز کی تیاری میں مصروف ہو گئے۔

آ گیا عین لڑائی میں اگر وقتِ نماز
قبلہ رو ہو کے زمیں بوس ہوئی قومِ حجاز

عجیب منظر تھا۔ صفیں بننے لگیں۔ کافر حیران تھے۔ تانا شاہ اور اس کی فوجوں کو یقین ہی نہیں آتا تھا کہ کچھ انسان ایسے بھی ہو سکتے ہیں، جو شاہی خزانوں کے قریب پہنچ جائیں اور ان سے منہ موڑ کر اُن دیکھے خدا کے حضور سر جھکا دیں۔ مگر وہ یہ بھی سوچ رہے تھے کہ جیسے ہی نماز کی حالت میں نمازیوں پر تیروں کی بارش برسے گی، صفیں ٹوٹ جائیں گی، نمازی گھبرا کر چھپنے کی جگہ تلاش کریں گے۔ تکبیر پڑھی گئی۔ امام صاحب مصلے پر آ گئے۔ قلعہ کی فصیل سے ایک تیر آیا اور امام صاحب کے جگر میں لگا۔ امام کی لاش جائے نماز کے کنارے پر گری۔ ایک لمحہ بھی نہ گزرا تھا کہ دوسرا امام صف سے نکل کر خدا کے نام پر قربان ہونے کے لیے آ کھڑا ہوا۔ تانا شاہ اور اس کے سپاہی حیرت کے مارے بت بنے کھڑے تھے۔ دوسرا تیر کمان سے نکلا اور دوسرا امام بھی شہید ہو گیا۔ ایک لمحے کے لیے مصلیٰ خالی رہ گیا۔ تیسرا امام کون بنے گا؟ کون جانتے بوجھتے اپنی موت کو آواز دے گا؟ سب نمازی یہی سوچ رہے تھے اور اُدھر تانا شاہ اور تیر برسانے والے سپاہی اس انتظار میں تھے کہ ان کے تیروں کا نشانہ کون بنے گا؟

قلعہ کی فصیل پر کھڑے تانا شاہ اور اس کے سپاہیوں نے فخر سے بھرپور ایک بلند قہقہہ لگایا کہ شاید ایمان والے ڈر گئے۔ مگر یہ کیا! دوسرے ہی لمحے ان کے منہ حیرت سے کھلے کے کھلے رہ گئے۔ تیر اور کمانیں ان کے ہاتھوں سے چھوٹ کر زمین پر آ گریں۔ ان کی آنکھوں نے یہ حیران کر دینے والا منظر دیکھا کہ یقینی موت کے لیے خود کو پیش کرنے والا کوئی عام سپاہی نہیں بلکہ ہندوستان کا بادشاہ اورنگ زیب عالم گیر خود تھا۔ ہندوستان کے بادشاہ نے اپنی جان سب جہانوں کے بادشاہ پر قربان کر دینے کا پختہ ارادہ کر لیا تھا۔ تانا شاہ اور اس کی فوج کے دل جو

نفرت سے بھرے ہوئے تھے، یہ منظر دیکھ کر عقیدت سے بھر گئے۔

تاناشاہ چیخ اٹھا ”نہیں، شہنشاہ پر کوئی تیر نہ چلایا جائے۔ یہ انسان نہیں دیوتا ہے۔“
لیکن شہنشاہ نے پوری جماعت کے ساتھ خدا کے حضور سجدہ کرتے ہوئے اعلان کیا کہ وہ دیوتا نہیں صرف انسان ہے۔ خدا کا ایک عاجز بندہ اور کمزور انسان۔ (بشکریہ: روزنامہ جسارت)

(Jasarat Magazine, December 02, 2012)

پیشکش: ابوزبیر

[www_alkalam_pk@yahoo.com]